

زبان، تحریر اور عظیم کتابیں

دیرپا اپنے گاؤں جانے کے لیے نیلور ریلوے اسٹیشن گئی۔ وہ حیران رہ گئی کیونکہ ریلوے کے نظام العمل کا مختلف زبانوں میں اعلان ہو رہا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ نیلور کا نام تین مختلف زبانوں سے لکھا گیا ہے۔ وہ تعجب کرنے لگی کہ رسم الخط اور زبانوں کی مختلف شکلیں ہیں۔

♦ مختلف جانوروں، پرندوں یا بارش، کاروں یا ٹرکوں کی آواز کی نقل کرنے کی کوشش کیجیے۔ ہم کس قسم کی آوازیں نکالتے ہیں؟



شکل 19.1 نام کی تختی۔ نیلور ریلوے اسٹیشن

زبان ہماری زندگیوں کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ ہم اُس کے بارے میں کبھی رک کر نہیں سوچتے۔ ہم زبان کی مدد سے سوچتے اور سمجھتے ہیں۔ ہم زبان کے ذریعہ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔ ہم اُس کی مدد سے دوسروں سے سیکھتے ہیں۔ ہم کھیل میں زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ ہم زبان کی مدد سے بہت سے کام انجام دیتے ہیں۔

ہم پہلے پہل زبان کو اپنے کام کی منصوبہ بندی اور تنظیم کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کیا آپ کام کرتے ہوئے اپنے کام کے بارے میں بات نہیں کرتے؟

دوم یہ کہ ہم دوسروں کو متوجہ کرنے کے لیے زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ اُن سے کچھ کرنے کے لیے کہتے ہیں۔ ”پرندے کی طرف دیکھیے“، ”اماں۔ میرے لیے وہ کھلونا خریدیے“، ”ٹھہر جاؤ حرکت مت کرو“۔

زبان کیا ہے؟

آپ کتوں کو بھونکتے اور پرندوں کو چہچہاتے ہوئے سنے ہوں گے۔ لیکن انسان ہی کرۂ ارض پر زبان بولتے ہیں۔ انسان منہ سے مختلف قسم کی آوازیں نکالتے ہیں۔ اس سے ہمیں بات کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ہم زبان کو روک دے سکتے ہیں۔

سے واقف کرا سکتے ہیں۔ زبان دور دراز رہنے والوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہے۔ وہ لوگ جو اس دنیا سے گذر چکے ہیں اور وہ جو آج بقید حیات ہیں کیا یہ سب چیزیں حیرت انگیز نہیں؟

بہت سی زبانیں کیوں ہیں؟

لوگوں کا ایک گروہ جو ایک ساتھ رہتا ہے وہ زبان کو فروغ دیتا ہے۔ وہ ایک مشروب کو ایک نام سے پکارتے ہیں۔ جو ان کی پیاس پانی کی طرح بجھاتا ہے۔ دوسرے لوگ اُس گروہ سے بہت دور رہتے ہیں۔ وہ اُس مشروب کو نیلو کہہ کر پکارتے ہیں۔ دوسرا گروہ اُسے تھانی کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ ان سب کا مفہوم ایک ہے۔ لیکن وہ اُس شے کے لیے مختلف آوازیں اور علامتیں استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے لوگوں نے بہت سی زبانوں کو فروغ دیا۔ جیسے انگریزی، سنسکرت، فارسی، چینی، سواحلی، ہندی، تلگو وغیرہ۔

بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ لوگوں کا ایک گروہ جو ایک زبان بولتا تھا وہ مختلف ذیلی گروہوں میں بٹ گیا۔ اور ہر گروہ نے ایک پر امن زبان کی اساس پر مختلف زبانوں کو فروغ دیا۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ ساری زبانیں ایک خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسی طرح ابتدا میں لوگوں کے ایک گروہ نے ایک زبان کی شروعات کی جسے ہم ابتدائی دراوڑی کہتے ہیں۔ جب یہ زبان والے دور دراز کے مقامات پر رہنے لگے اور دیگر لوگوں سے مربوط ہونے لگے تو انہوں نے کئی زبانیں فروغ دیں۔ ان میں ٹمل، تلگو، ملیالم، گونڈی وغیرہ۔ یہ زبانیں عام طور پر آج جنوبی ہند میں بولی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں ایک اور زبان کا خاندان ہے جسے ہند آریائی خاندان سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اُس خاندان کی مشہور زبانوں میں سنسکرت، ہندی، بنگالی، مراٹھی وغیرہ ہیں۔ ہندوستان میں کچھ اور زبانوں کے خاندان ہیں۔ جنہیں آپ اعلیٰ جماعتوں میں پڑھیں گے۔

تیسرا یہ کہ ہم زبان کو کچھ نئی چیزیں تخلیق کرنے اور اُس سے لطف اندوز ہونے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہم مزاحیہ فقرے، مزاحیہ الفاظ، ضرافت بھری نظمیں لکھتے ہیں۔ اُن پر خود ہنستے ہیں اور دوسروں کو بھی ہنساتے ہیں۔

چوتھا یہ کہ ہم زبان کی وساطت سے اپنے اطراف کی دنیا کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن چیزوں کا تصور کرتے ہیں جن کا وجود نہیں ہے۔ اگر ہم زبان کا استعمال نہیں کریں گے تو کیا سوچ سکیں گے؟ اگر کوئی زبان نہیں ہوگی تو کیا ہم گزرے ہوئے ادوار اور مقامات کے بارے میں کہانیوں کا تصور کر سکیں گے؟ ہم کسی چیز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے تحقیق کرتے ہیں اور اپنی عقل کا استعمال کرتے ہیں تاکہ اُس مسئلہ کا حل ہو پائے۔ لیکن ہم زبان کے بغیر یہ نہیں کر سکتے۔

پانچویں بات یہ ہے کہ ہم اپنے احساسات اور تجربات کو زبان کے ذریعہ دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک قدیم زمانے کی شکاری، جمع کرنے والی عورت نے دور دراز مقام پر ایک ایسے درخت کو دیکھا جو پکے ہوئے پھلوں سے لگا ہوا تھا۔ اگر وہ زبان استعمال نہیں کرے گی تو کس طرح اپنے دوستوں سے کہے گی کہ اُس نے ایک درخت کہاں دیکھا؟ فرض کرو کہ آپ کو چوٹ لگی کہ اور درد ہو رہا ہے۔ آپ اپنے والدین سے زبان استعمال کیے بغیر اُس کے بارے میں کیسے کہہ سکیں گے۔

یقیناً آپ بھی بہت سی مثالیں سوچ سکتے ہیں کہ ہم کس طرح زبان استعمال کرتے ہیں اور کون سی زبان ہم سمجھ پاتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے انسان ابتدائی زمانے ہی سے جب وہ جنگلوں میں غذا حاصل کرتا رہا، زبان استعمال کرتا رہا ہوگا۔ زبان سے لوگوں کو مدد ملی اور وہ اپنے بچوں کو معلومات بہم پہنچاتے رہے۔ انہوں نے کیا دیکھا؟ کیا سیکھا اور کیا محسوس کیا؟ ہر نسل سابقہ نسل کی معلومات سے استفادہ کرتے ہوئے آگے بڑھتی ہے۔ ہم ساری دنیا کے لوگوں کے خیالات سے سیکھ سکتے ہیں اور ہماری معلومات

انہوں نے ابتداء میں تحریر کے بجائے صرف تصویریں بنائیں۔ اس اظہار کے لیے انہوں نے بھاگتی ہوئی بکری کی تصویر اُتاری۔ دوسری تصویر میں دوڑتے ہوئے پیروں کو دکھلایا۔ اس طرح بتدریج رسم الخط فروغ پایا۔ ہزاروں سال پہلے وادی سندھ کے باشندوں نے رسم الخط کا استعمال کیا۔ لیکن اسے کیسے پڑھا جائے ہم واقف نہیں ہیں۔



मेरा नाम रघु	Hindi
నా పేరు రఘు	Telugu
רָאגְרוּ הַיָּמָן	Yiddish
میرا نام رگھو	Urdu
Jina langu ni raghu	Swahili
.....רָאגְרוּ הַיָּמָן	Spanish

شکل 19.2 نام کی تختی۔ حیدرآباد کاریلوے اسٹیشن

جب لوگ سفر کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے گل مل جاتے ہیں ان کی زبانیں بھی ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں اور لوگ ایک دوسرے کی زبان سے بہت سے الفاظ اپنالیتے ہیں۔ آج تلگو میں بہت سے الفاظ سنسکرت، مرٹھی، عربی، فارسی اور انگریزی کے ہیں۔

شکل 19.3 اپنی شکل - مختلف قسم کے رسم الخط



تحریر اور رسم الخط

ہم رسم الخط کی مدد سے زبانیں سیکھتے اور پڑھتے ہیں۔ اس خصوص میں ہم بہت سے رسم الخط استعمال کرتے ہیں۔ ہم رومن رسم الخط (A,B,C,D,E,F)۔ دیوناگری رسم الخط (آ، آ، ای، ای، او) عربی رسم الخط..... تلگو رسم الخط اور تمل رسم الخط کا استعمال کرتے ہیں۔ اصل میں ہم کوئی بھی زبان کسی بھی رسم الخط میں لکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ حیدرآباد ان تمام رسم الخط میں لکھ سکتے ہیں۔

شکل 19.4 وادی سندھ کا رسم الخط

بہت سے رسم الخط مثلاً دراوڑی، تلگو، تمل، چینی، ہم آج ہندوستان میں استعمال کرتے ہیں۔ وہ برہمی رسم الخط سے فروغ پائے۔ اشوک نے برہمی رسم الخط کو استعمال کیا تھا۔ آندھرا پردیش میں ایک قدیم کتبہ ضلع کرشنا کے بھٹی پرولو میں پایا گیا۔ اُسے دو سو قبل مسیح میں کندہ کیا گیا تھا۔

ہم نئے رسم الخط بھی تیار کر سکتے ہیں۔ کیا آپ اپنا خفیہ رسم الخط فروغ دینا چاہیں گے۔ کوشش کیجیے۔ اس میں کچھ مزہ آئے گا۔

اب تمہیں یہ آسان اور مذاق معلوم ہوگا۔ درحقیقت لوگوں کو رسم الخط فروغ دینے کے لیے ہزار ہا سال لگے۔ آج ہم اُس رسم الخط کو آسانی سے استعمال کرتے ہیں۔

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

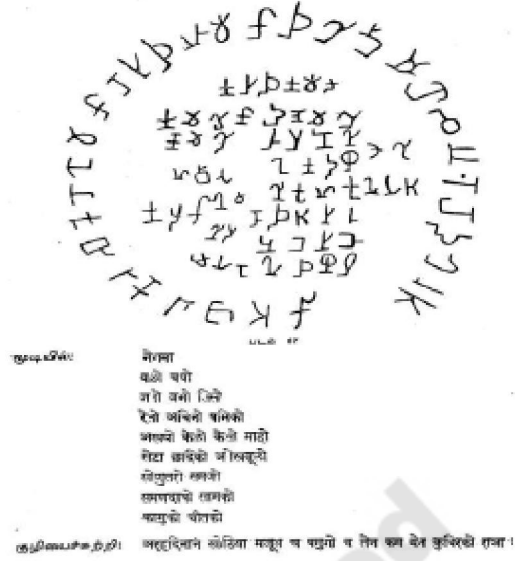
لوگ کس چیز پر لکھتے تھے؟

ابتداء میں لوگ کپڑے، پتوں، درخت کی چھالوں وغیرہ پر لکھتے تھے جو وقت کے ساتھ مختلف ہو جاتا تھا۔ بعض لوگ گھڑوں کو کھکر کے اُن پر لکھا کرتے تھے۔ بعض گھڑے باقی بچے ہیں جو ابتدائی تحریریں طویل متن کے ساتھ آج تک محفوظ ہیں وہ اشوک کے کتبات ہیں جو چٹانوں اور پتھر کے ستونوں پر کندہ کروائے گئے۔

جنوبی ہند کے بہت سے مقامات پر لوگوں نے کھجور کے درخت کے پتوں پر لکھا۔ پتوں کو کاٹ کر ایک مخصوص ساخت بنائی جاتی تھی۔ وہ ایک پن کو قلم کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ اُسے خشک پتے پر گھسیٹا جاتا تھا۔ اُسے سیاہ روشنائی سے رنگ دیا جاتا تھا۔ لوگ شمالی ہند میں بوجھل درختوں کی چھال استعمال کرتے تھے۔ وہ درخت ہمالہ کے علاقے میں پائے جاتے تھے۔ یہ درخت کے چھلکے کاغذ کی طرح ہوتے تھے۔ اُس پر بہ آسانی روشنائی سے لکھا جاسکتا تھا۔ اُس زمانے میں کاغذ کا وجود نہیں تھا۔

نظمیں، نغمے اور کہانیاں

آپ اپنے والدین اور بزرگوں سے بہت سی نظمیں، نغمے، کہانیاں اور کہانیاں سنی ہوں گی۔ اُن میں سے بیشتر کہانیاں نہیں لکھی گئیں لیکن آپ کے والدین کی طرح نسل در نسل زبانی سنائی جاتی رہیں۔ اُسے زبانی ادب کہا جاتا ہے۔ یہ وہ ادب ہے جو منہ سے منہ کو منتقل ہوتا رہا ہے۔ یہ ادب کی ابتدائی شکل ہے۔ قدیم زمانے کے لوگ، نظمیں، نغمے اور کہانیاں بناتے تھے۔ اُنہیں اپنے بچوں کو سناتے تھے۔ وہ بڑے ہو کر اپنے بچوں کو سناتے تھے۔ اس طرح وہ دنیا کو سمجھنے کے لیے اپنے فہم و ادراک کو کہاوتوں، ضرب الامثال کے ذریعے بچوں کو زبانی سنایا کرتے تھے۔



شکل 19.5 بھٹی پر لوکتبہ

- ♦ آپ اپنا نام ایک آرٹ پر جتنے چاہے اتنے رسم الخط میں لکھیں۔ اُسے جماعت میں دکھلائیں۔
- ♦ تگلو کے تین الفاظ کو دوسری زبانوں میں لکھیے۔ اُن لوگوں کے لیے آپ تگلو رسم الخط استعمال کریں۔

تگلو ___ اماں تمل ___ تائی

انگریزی ___ مدر سنسکرت ___ ماترو

فارسی ___ مادر مرٹھی ___ آئی

ہندی ___ ماں

کس طرح ذیل کے افراد تحریر کا استعمال کرتے ہوں گے۔ کون لوگ اسے زیادہ استعمال کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہوں گے؟

بادشاہ شہنشاہ سوداگر

کسان دہقانی عورتیں

برہمن پجاری بدھمت کے راہب

شاعر فنکار خواتین

مزدور سپاہی

عظیم رزمیہ۔ رامائن اور بھارت

رزمیہ عظیم سورماؤں اور بہادر خواتین کے کارناموں کو کہا جاتا ہے۔ سورماؤں اور بدی کی طاقتوں کے ٹکراؤ کو بیان کیا جاتا ہے۔ ہر ملک میں یہ رزمیہ ہوتی ہے۔ ہندوستان میں دو اہم رزمیہ رامائن اور مہا بھارت ہیں۔ رامائن میں رام اور سیتا کی کہانی ہے۔ رام اور راو کی جنگ ہے۔ رامائن انسان کو ایک ایسا فرد بنانے کی کوشش کرتی ہے جو مثالی بیٹا، مثالی بیوی، مثالی بھائی، مثالی حکمراں وغیرہ ہو۔ اسی رزمیہ کو سنسکرت ادب کی پہلی نظم کہا جاتا ہے۔ اسے والمیکی نے لکھا تھا۔ ابتداء میں اُسے در بدر گھومنے والے مبلغین زبانی سنایا کرتے تھے۔ بعد میں اُسے لکھا گیا۔ مہا بھارت بچازاد بھائیوں کے درمیان ہونے والے تصادم کے متعلق کہانی ہے۔ (کوروا پانڈووں) سوال تھا کہ کون سلطنت پر حکومت کرے گا؟ اُس کا بالآخر ایک عظیم جنگ کی شکل میں اختتام ہوا۔ پانڈووں نے کرشن کی مدد سے جنگ میں کامیابی حاصل کی۔ یہ مخصوص میں گھرے انسانوں کی شبیہ بنانے اور ان مخصوص کو سلجھانے کی وسیع پیمانے پر کوشش کرتی ہے۔ یہ دنیا کی ایک طویل ترین نظم ہے۔ اس میں سیٹروں چھوٹی چھوٹی کہانیاں ہیں۔ اُسے ویاس نے لکھا اور اُسے در بدر گھومنے والے قصہ گو افراد نے زبانی سنایا۔ بعد میں اُسے ضبط تحریر میں لایا گیا۔

مورخین کا خیال ہے کہ ان رزمیوں کو بہت پہلے لکھا گیا تھا لیکن انہیں ایک ہزار چھ سو برس (1600) قبل آخری شکل دی گئی۔

آپ نے ابتدائی اسباق میں گوتم بدھ کے بارے میں پڑھا ہے اُن کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ وہ پہلے کئی بار پیدا ہوئے اور انسانوں اور جانوروں کو دھرم کی تلقین کی۔ اُن

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

- ♦ آپ اپنے بزرگوں سے تین کہانیاں، تین نغے اور دس کہاوٹوں کو جمع کیجیے۔ انہیں ایک اشتہار پر تحریر کیجیے۔ اپنی جماعت میں نمایاں کیجیے۔
- ♦ کہانیوں کو تصویروں کے ذریعے واضح کیجیے اور ایک تحریری کتاب تیار کیجیے۔

وید

ویدوں کو بھی ابتداء میں تخلیق کیا گیا اور انہیں زبانی سنایا گیا۔ اس طرح انہیں تین ہزار سال تک محفوظ رکھا گیا بعد میں انہیں لکھا گیا۔

رگ وید کی ایک دلچسپ نظم پڑھیے جو کائنات کی تخلیق کے بارے میں وضاحت کرتی ہے:

کون جانتا ہے اسے وہ کس چیز سے پیدا ہوئی یہ تخلیق کہاں سے وجود میں آئی؟ دیوتا کائنات کی تخلیق کے بعد نمودار ہوئے کون جانتا ہے؟ وہ کس طرح سے بنی؟

یہ تخلیق کہاں سے وجود میں آئی کیا اُسے اُس نے بنایا ہے یا اُس نے نہیں بنایا ہے۔ وہ جو اس کائنات کا منتظم ہے۔ وہ بلند آسمان میں ہے۔ وہ جانتا ہے یا شاید وہ بھی نہیں جانتا۔

(نسا دیاسکتا، رگ وید سے)

کیا آپ تعجب کر رہے ہیں کہ دنیا کیسے شرع ہوئی؟ اس نظم میں یہ تصور کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کائنات کے آغاز سے پہلے سب کیا تھا کس طرح کائنات شروع ہوئی۔ آپ اس موضوع کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ لکھیے۔

سورماؤں کے بارے میں لکھا جنہوں نے اپنے قبائل کی مدافعت میں جنگیں کیں۔ انہوں نے بہادر غازیوں اور خوبصورت لڑکیوں، دلکش منظروں اور ان کے انسانوں پر مرتب ہونے والے اثرات کے متعلق لکھا ہے۔ اس نظم کو سنگم ادب سے پڑھیے۔ اس میں چھوٹے سے راجہ کو مخاطب کیا گیا۔

”تمہاری سلطنت گھنے جنگل میں واقع ہے ہر طرف ہاتھیوں کے جھنڈ ہیں۔

جیسا کہ وہاں گائے ہے پھیلی ہوئی سیاہی بیلوں کی طرح دکھائی دے رہی ہے۔

مجھے تم سے کچھ کہنا ہے! تم اپنی دھرتی کو دیکھنے کے لیے ایسے محتاج بن جاؤ، جیسے تم اپنے بچوں کی پرورش میں رہتے ہو۔

طب اور سرجری پر کتابیں

قدیم زمانے میں کئی افراد نے مطالعہ کیا اور معلوم کرنے کی کوشش کی کہ لوگ بیماریوں ہوتے ہیں؟ ان کا کس طرح علاج کیا جاسکتا ہے۔ جنگوں میں زخمی ہونے والوں کی کس طرح مرہم پٹی کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے جڑی بوٹیوں اور دیگر اشیاء کو جمع کیا۔ دوائیاں بنائیں۔ ان کے علاوہ صحت مند زندگی گزارنے کے متعلق لکھا۔ ان میں سے بعض کتابیں ہم تک پہنچی ہیں۔ ان میں ایک مشہور کتاب چراکا سمہتا ہے۔ دوسری کتاب جو سرجری پر روشنی ڈالتی ہے وہ شروتا سمہتا ہے۔ ان کتابوں نے ایورویڈک، روایتی ہندوستانی طبی نظام کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے لوگوں کو نہ صرف یہ بتایا کہ بیماری کے دوران کون سی دوائیاں لینی ہیں بلکہ ایک متوازن صحت مند زندگی گزارنے کے متعلق بھی نشان دہی کی۔

کے ماننے والوں نے گوتم بدھ کی ان پیدائشوں کے بارے میں کئی کہانیاں لکھیں۔ انہیں جٹا کا کہانیوں کے روپ میں مرتب کیا گیا۔ وہ پیاری کہانیاں ہیں جنہیں آپ پڑھنا پسند کریں گے۔ ان کہانیوں کو جمع کیا گیا اور انہیں 1600 یا 1800 سال کے آس پاس لکھا گیا۔

کسوگٹامی کی کہانی:

یہ گوتم بدھ کی مشہور کہانی ہے۔ کسی زمانے میں ایک کسوگٹامی نامی عورت تھی جس کا بیٹا مر گیا۔ وہ بہت غمگین ہوئی۔ وہ بچے کو اٹھائے شہر کی گلیوں میں پھرتی رہی اور بچے کو دوبارہ زندگی دینے کے لیے مدد مانگتی رہی۔ ایک رحم دل آدمی اُسے گوتم بدھ کے پاس لے گیا۔ گوتم بدھ نے کہا ”مٹھی بھر سوسوں کے بیج مجھے لا کر دو“ میں تمہارے بچے کی زندگی واپس لا دوں گا۔“

کسوگٹامی خوشی سے اچھل پڑی اور فوراً بچوں کی تلاش میں نکل پڑی۔ لیکن گوتم نے اسے آہستہ سے روک دیا اور کہا ”بیج ایسے خاندان کے گھر سے لائے جائیں جہاں کوئی بھی نہیں مرا۔“ کسوگٹامی گھر گھر گئی وہ جہاں بھی گئی اُسے معلوم ہوا کہ کسی نہ کسی کے باپ، ماں، بہن، بھائی، شوہر، بیوی، بچے، چچا، چچی، دادا، پردادا مر چکے ہیں۔

گوتم بدھ غمزدہ ماں کو کیا درس دینے کی کوشش کر رہے تھے؟

تمل میں سنگم ادب

قدیم زمانے سے جنوبی ہند کے ایک بڑے حصے میں تمل زبان بولی جاتی رہی۔ سنگم ادب نظموں کا مجموعہ ہے۔ جسے شاعروں اور شاعرات نے تخلیق کیا۔ انہوں نے

- ستارے آسمان پر چمکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ ان کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ کئی لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ستارے، سیارے، سورج اور چاند کائنات کے متعلق اپنے اندر اسرار رکھتے ہیں۔ انہیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ان کا احتیاط سے مشاہدہ کرنا چاہیے۔ ان کی حرکتوں کا تخمینہ لگانا چاہیے۔ ایسے ہی شخص کا نام آریہ بھٹ تھا۔ جس نے آریہ بھٹیم لکھی اور کہا کہ زمین گردش کرتی ہے۔ اس سے رات اور دن وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ سورج زمین کے اطراف گردش نہیں کرتا۔ اُس زمانے میں لوگوں نے اُسے اتفاق نہیں کیا۔

قدیم زمانے کے آریہ بھٹ اور دوسرے ریاضی دانوں اشاریہ کا نظام اپنایا اور اعداد رقم کرتے رہے۔ جس طرح آج ہم عمل کرتے ہیں۔ ابتداء میں رومیوں نے ایک سو دو کو CII لکھا۔ یا ایک سو ستائیس کو CXXVII (C100 x = 10 V = 5 and 1) انہوں نے کسی صفر کا استعمال نہیں کیا۔ اس سے اضافہ کرنے میں بہت سے مسائل پیدا ہوئے۔ اعشاریہ نظام اور مقامی قدر سے ہم انہیں بہ آسانی 102 یا 127 لکھ سکتے ہیں۔ آج ساری دنیا میں اسی عددی نظام کو قبول کیا گیا ہے۔

- ♦ آپ اپنے گھر کے حدود کے اندر طبی پودوں کی شناخت کیجیے۔ یا اپنے پڑوس میں تلاش کیجیے۔ ان پودوں کے استعمال کے بارے میں ایک فہرست تیار کیجیے۔
- ♦ اپنے والدین کی صحت اور طب کے بارے میں کبھی کبھی باتوں کو تحریر میں لائیے اور ساری جماعت کے لیے ایک مختصر سا کتابچہ تیار کیجیے۔

علم نجوم اور ریاضیات پر کتابیں

ہمارے آباؤ اجداد اجرام فلکی جیسے سورج، چاند، ستاروں اور سیاروں سے چکا چوندا ہو جایا کرتے تھے۔ ان کا شب و روز مشاہدہ کرتے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ آسمان کے ان سیاروں میں وقت کے لحاظ سے تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ بعض تبدیلیاں ہر آن ہو رہی ہیں۔ بعض تبدیلیاں کئی دنوں، مہینوں اور سالوں میں وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ انہوں نے ان تبدیلیوں کو احتیاط سے لکھا اور محسوس کیا کہ آسمان پر تین قسم کے سیارے نمایاں ہیں۔ سورج جو ہر روز طلوع ہوتا ہے اور غروب ہو جاتا ہے۔ ہمیں حرارت سے معمور کرتا ہے۔ چاند بڑا ہونے لگتا ہے اور ایک مہینے میں اوجھل ہو جاتا ہے۔ سیارے ستاروں کے پس منظر میں آہستہ متحرک ہوتے ہیں

کلیدی الفاظ

زبان
رزمیہ
کتبہ
سنگم ادب
اعشاریہ کا نظام
ایورویڈ

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

1. زبانوں کی اہمیت مختصر طور پر بیان کیجئے۔
2. آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آریہ بھٹ علم نجوم کا جد اعلیٰ ہے۔
3. چراہا سمہتا اور شروتا سمہتا کے درمیان امتیاز کیجئے۔
4. ریاضی میں ہونے والی چند اختراعات کا ذکر کیجئے۔
5. ایک نوٹ کو دیکھیے اور اُس پر تحریر کردہ مختلف رسم الخط کا فرق نوٹ کیجئے۔ اُن زبان کی نشاندہی کیجئے جس میں یہ لکھا گیا ہے۔ کیا یہ رسم الخط مختلف زبانوں کے لیے استعمال کیا گیا۔ وہ کون سی زبانیں ہیں؟

منصوبہ۔ عملی کام

زبانوں کے فروغ کے متعلق ایک چارٹ تیار کیجئے۔